تاریخ ___/___/___

سوال نمبر ۱

خواتین کے حقوق اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں:

دنیا میں مختلف

مذاہب آئے اور وہ اپنے معتقدین کو کوئی الہامی ضابطہ فراہم نہ کر سکے جس کی روشنی میں انسان زندگی گزار سکتا ہو۔ اس طرح تو مجبور ہو کر انسان [illegible] تمام انسانی [illegible] زندگی [illegible] بسر کرنے کے [illegible] تمام تر اصول مرتب کیے گئے۔ اسلام دینِ فطرت ہے اور اس میں تمام تر چیزوں سے بہتر طریقہ انسانی کو دیا۔ اس میں کوئی بھی ایسی بات نہیں کہ اسلام کے مطابق کوئی اعلیٰ اور افضل ہو بلکہ ہر ایک کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ مرد و خواتین برابر کے حقوق انسانی پر برابر ہیں۔ کیونکہ

اے لوگو! اپنی خواتین کے معاملے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے ان کو اللہ کے نام پر اپنے لیے حلال کیا۔

(خطبہ حجۃ الوداع - رسول اکرم ﷺ)

اسلام مردوں کے پیشِ نظر اور تمام تر امتیازات سے بچنے کے لئے عورت کو اسلام تمام تر روحانی، سیاسی، سماجی، تعلیمی، وراثتی اور دوسرے تمام حقوق جو ایک مرد کو اسلام کے حقوق کے مطابق حاصل ہیں اسلام ویسا ہی [illegible] عورت کو بھی [illegible] تمام تر [illegible] اور [illegible] میں عورت [illegible] [illegible] میں اسلام [illegible] حاصل ہوا۔ اور اس کے لئے عورت کو کسی قسم کی [illegible] جدوجہد [illegible] تمام تر حقوق [illegible] اور [illegible] موجود نہیں ہے۔

دینِ اسلام سے پہلے عورتوں کے حقوق کا مختصر جائزہ:

عرب

معاشرے میں عورتوں کے حقوق سے کچھ خاص خیال نہیں تھا۔ لیکن بعثت سے معاملہ

میں وہ مقام فروتر تھا۔ عورتوں کو شکوہ کا اختیار انہی کی طرف سے تھا جس میں ان کیلئے یہ
کچھ مذہبی فرائض نہیں۔

"جہیز کو ذاتی معمول نہیں سمجھا جاتا ہے یا یہ رواج فروغ
موجود رہا جس سے بہت کم کام لیا جاتا ہے۔ وہ عام تر
خدمات جو آج عورت معاشرے کے ساتھ جوڑ دیے جاتے
ہیں ان میں کسی طرح کی مبالغہ آرائی بھی موجود
ہے"

(ڈاکٹر حمید اللہ خان - اسلام کا تعارف)

اختصاری جائزہ - انسانی مذاہب میں عورت کیا تھی؟

ہندو معاشرہ میں عورت کا مقام:

ہندو معاشرہ میں ایک عجیب تذبذب موجود ہے
یہ کہیں وہ تمام تر معاملات جو زمانہ جاہلیت میں موجود رہے۔ آج بھی ہندو معاشرے
میں ہر درجہ پر موجود ہیں۔

"let he die" - BBC
نے ایک ڈاکومینٹری نشر کی جس میں آج بھی ہندوستان میں
کئی عورتوں کے حمل اسی وجہ سے گرائے جاتے ہیں کہ وہ جانتی ہیں کہ
الٹراساؤنڈ میں رپورٹ بچی کی پیدائش کے متعلق ہوتی ہے۔"

چینی معاشرہ میں عورت کا مقام:

دو صدیوں پہلے تک عورت کے ساتھ کچھ
ایسے رواج جوڑے جاتے تھے جس سے انسانیت بھی شرمندہ ہے۔ تمام تر آزادی
کے ساتھ جینا تو آزادیوں کو بھی طلب کرنا پڑتا تھا۔

"چائنہ میں ایک ایسا رواج موجود تھا جس میں عورت کے پاؤں
کو ایک انچ سے زیادہ بڑھنے نہیں دیا جاتا تھا۔ اور اس

کو صنفی عورت کیلئے طرح طرح کی تکالیف سے عورت کو گزرنا پڑتا تھا۔

اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ:

اسلام میں عورت کا مقام

مختلف ادوار میں مختلف روایات کے ساتھ عورت کا مقام جبر و ان جبر رہا ہے۔

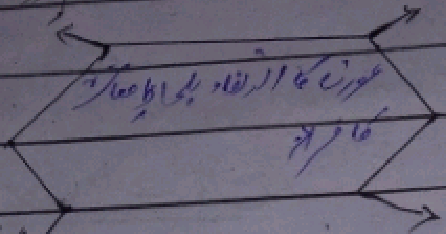

اسلام سے قبل عورت کے یہ چار روپ معاشرے میں موجود تھے لیکن ان کی دلوں میں معاشرتی مختلف ہوتی ہیں۔ اسلام نے تمام کے تمام ان کو حق اور عزت کے ساتھ جوڑ دیے ہیں۔ بحیثیت عورت اسے بیٹی، ماں، بیوی، بہن ہر حیثیت سے حقوق دیے۔ اسلام نے عورتوں کا تحفظ جو تھا وہ دیا جاتا تھا۔

اسلام میں عورت بحیثیت ماں:

اللہ تعالیٰ نے بندوں کے بعد اگر کوئی دوسرا حق رکھا ہے تو وہ والدین کا ہے۔ اور اس میں عورت کا مقام جس میں ماں کی صورت موجود ہے وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ آیا ہے۔

"اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ماں سے بھی زیادہ اپنی ماں کا۔ کیونکہ اس نے تمہیں پیٹ میں رکھ کر ضعف پر ضعف برداشت کیا ہے۔

(سورۃ لقمان)

ایک صحابی رسول ﷺ کی خدمت میں آئے اور مختلف سوال کیے۔
"یا رسول اللہ! میرے والدین میں سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں کا۔ دوسری اور تیسری مرتبہ وہی سوال کیا۔ حضور کا جواب "ماں" تھا۔ اور چوتھی مرتبہ "باپ" کا تذکرہ کیا۔"

(حدیث)

اسلام نے جنت ماں کے قدموں کے نیچے رکھ دی ہے۔

اسلام میں عورت بحیثیت بہن:

اسلام میں بہن کا رشتہ انتہائی قابل عزت اور اعلیٰ درجے کا ہے۔ کیونکہ اسلام نے والدین کے بعد اس کی ذمہ داری بھائی پر عائد کی ہے تو وہ بھائی پر اپنی بہن کی بھی ذمہ داری ہیں۔
جب تک والدین زندہ ہیں وہ اپنی بیٹی کے نان و نفقہ کے ذمہ دار ہیں لیکن ان کے بعد بھائیوں کا تمام تر ذمہ داری ہے کہ وہ بہن کا مکمل طور پر خیال رکھیں۔

(عورت مغرب اور اسلام۔ ثروت جمال اصمعی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ نے فرمایا:
"کوئی بھی شخص جس نے دو لڑکیوں کی تمام تر ذمہ داریوں کو نبھایا اور جب وہ بلوغت کو پہنچ جائیں تو ان کا اچھی جگہ پر عقد کر دیا تو وہ شخص اور میں محشر کے دن دو انگلیوں کے مانند اکٹھے ہوں گے (شہادت اور ساتھ والی انگلی کو ملا کر حضور ﷺ نے فرمایا)

(الحدیث)

یہاں لڑکیوں سے مراد کوئی بھی ہو سکتی ہے۔ بیٹی، بہن وغیرہ۔

عورت بحیثیت بیٹی:

اسلام سے پہلے بیٹی کا تصور نقصان اور مصیبت سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ عرب معاشرے میں اس کو اچھا تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ تو اس وجہ سے اکثر ان کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔

"اور جب قیامت کے دن زندہ دفن ہونے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا تمہیں کیوں دفن کیا گیا۔"

(القرآن)

ایک مرتبہ ایک شخص حضور ﷺ کے ساتھ آئے اور بیٹے کو گود میں بٹھا لیا اور بیٹی کو رہنے دیا۔

اس پر حضور ﷺ نے فرمایا "کہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ پیار اور عزت کے حقدار دونوں ہیں۔ دونوں کو گود میں بٹھاؤ۔"

(الحدیث)

بیٹیوں کے معاملے میں اکثر حضور ﷺ فرماتے

"میں محمد بھی تو بیٹیوں والا ہوں۔"

اسلام میں عورت بیوی کی حیثیت سے:

اسلام کے علاوہ باقی تمام مذاہب اور تہذیبوں میں بیوی کو وہ مقام حاصل نہیں جو کہ ایک مسلمان کو بخشا جاتا ہے۔ اس لیے اسلام نے دونوں کو الفت اور محبت کے تعلق کے ساتھ منسوب کیا ہے۔

"اور ہم نے تمہارا جوڑا بنایا اور تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔"

(القرآن)

بیوی شوہر کے بعد گھر کی برابر حقدار ہے۔ اور قرآن نے تو اس کو بہت

برابر قرار دیا گیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے اور اخلاق سے پیش آتا ہے۔ اور میں تم سب سے بہتر ہوں۔ کیونکہ میں گھر والوں کے ساتھ تم سب سے اچھا ہوں۔

(الحدیث)

تمام تر صورتوں کے بعد اضافی حقوق:

عورت کو روحانی حق حاصل ہوگیا۔ جس میں مرد اور عورت دونوں انسان ہیں اور اس میں عورت کو آدم کے زمین پر بھیجنے پر کوئی دخل نہیں تھا۔

عورت تمام زندگی اور تمام حق رکھتی ہے۔ جیسے اسے بھی اسلام نے تمام کردہ حقوق دیے اس پر لازم عائد ہوں گے۔

اسلام کی روشنی میں عورت کے مختلف کردار

تعلیم کا حق عورت کو وہی ہے جو کہ مرد کو ہے۔ کیونکہ اسلام میں عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی مجتہدین میں بھی شامل تھیں۔

عورت بغیر کسی رکاوٹ کے کاروبار کر سکتی ہے۔ اور اسلام میں حضرت خدیجہ کا تجارت میں بڑا نام ہے۔

حاصل بحث:

اسلام خالص دین فطرت ہے۔ اور اس نے تمام مخلوقات میں مرد و عورت کو متوازن کیا۔ اور عورت و مرد کی فطرت کے مطابق قانون وضع کیے۔ عورت کا جو مقام اسلام نے عطا کیا وہ کہیں

محفوظ ہے۔ اور اس پر کسی قسم کا دوسرا دباؤ نہیں۔ عورتوں کے جو بھی حقوق اس کائنات میں ہیں جو کردار موجود ہے۔ عورت اور اسلام کے بیان موجود ہیں۔ بیان اس سے انحراف کر کے عورت جہاں جائے۔ وہ معاشرہ ہے لیکن اسلام کی طرف سے عورت کا مقام کتاب و سنت کی جانب اعلیٰ ہے۔

سوال نمبر 4

اجتہاد کی ضرورت و اہمیت و شرائط:

دین اسلام میں

تمام تر قانون کا ماخذ قرآن و سنت کو مانا جاتا ہے۔ لیکن بسا اوقات اگر وہ دونوں ماخذ کسی دور میں صحیح نتیجہ تک نہ پہنچ سکیں تو پھر تیسرا ماخذ اجتہاد ہے۔ اجتہاد کی ضرورت اور اہمیت کا دائرہ اور دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ کیونکہ اسلام کے تمام تر ادوار کے تقاضے پورا کرنا جانا ہے منحصر ہے کہ اسلام کے واضح کردہ اصول تمام ادوار کے تقاضے ہم آہنگی میں رکھتے ہیں۔ ہم آہنگی کے اصول و شرائط مختلف ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہم دور جدید کے تقاضوں کو دین کے مطابق وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اپنے اولو الامر کی

(القرآن)

درج بالا آیات میں امر سے مراد تمام تر حکمران جو شریعت کے مطابق چلتے ہیں یا علماء دین ہیں یا مجتہد اپنے علاقے میں عالم ہوں قانون شریعت اور ... کا فہم ... قانون پر عمل ہونا بھی لازم ہے۔

اجتہاد کا مفہوم:

اجتہاد کا مفہوم قانون شریعت کا استنباط کرنا ہے۔ اور استنباط سے مراد تحقیق کرنا یا کوشش کرنا ہے۔

قرآن کریم میں لفظ "یستنبطونہ" استعمال ہوا ہے۔
اس لفظ کا مطلب ہونا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس طرح کسی بھی چیز کی تہہ تک جانچ کر کے اس کو حاصل کیا جاتا ہے۔

اجتہاد کی ضرورت و اہمیت:

اجتہاد کی ضرورت اور اہمیت عصر حاضر کی ہی ضرورت نہیں ہے بلکہ اسلام میں حضور کے وقت بھی اس کی ضرورت موجود تھی۔ اس کی اہمیت صرف اور صرف اس بات پر موجود ہے کہ کسی طرح عقلی استعداد کو استعمال کر کے کسی مسئلے کا حل تلاش کرنا ہے۔

غزوہ بدر کے اسیران کا فدیہ:

غزوہ بدر کے جب قیدی موجود تھے تو ان سے سلوک کیا کیا جائے کوئی واضح قانون موجود نہ ہونے کی وجہ سے حضور نے اجتہاد سے کام لیا۔ اور یہ طے کیا گیا کہ کچھ لوگ جزیہ دے کر آزاد ہو سکتے ہیں اور اس کے علاوہ جو پڑھے لکھے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دیں گے۔

حضور کا حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا گورنر لگانا

حضور نے جب حضرت معاذ بن جبل سے چند سوالات کیے کیونکہ ان کی گورنر کی حیثیت سے تقرری ہو رہی تھی پس درج ذیل ہیں ان سوالات کو۔

"اے معاذ جب فیصلہ تمہارے پاس آئے گا تو تم کیا کرو گے تو حضرت معاذ نے فرمایا یارسول اللہ قرآن سے فیصلہ دوں گا نہیں تو حدیث سے اگر کہیں بھی حل نہ ملا تو اپنی عقل کو استعمال میں لا کر فیصلہ دوں گا۔"

حضور ﷺ یہ بات کہہ کر انتہائی خوش ہوئے اور اصحاب کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کی یا اللہ تو کتنا عظیم ہے اپنے محبوب کی رہنمائی کرتا ہے۔

عجم میں اسلام کی ترویج بلحاظ اجتہاد:

کچھ معاملات میں جو چیز عرب میں تھی وہ عجم میں موجود نہیں تو اس کو لاگو کس طرح کرنا چاہیے اس کے لیے مجتہد اجتہاد سے کام لیا جاتا ہے۔

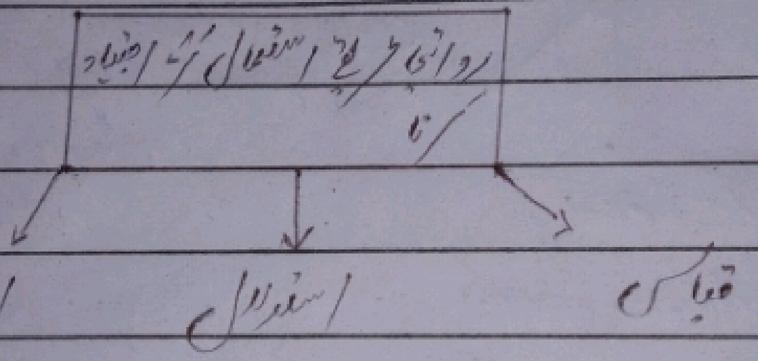

اجماع میں متفرق خیالات جمع ہوتے ہیں اس کو بھی کسی مسئلے پر اپنایا جاتا ہے۔ اور اجتہاد کی معروف ترین شکل ہے۔ لفظ متفرق اس وجہ سے استعمال کیا کہ وہ پہلے زیر بحث تھی لیکن بعد اس کو علماء کر اجماع کا نام دیا جاتا ہے۔ علماء امت کا اجماع ہے اس بار قرون عام کے طور پر فقہ میں مستعمل ہے

قیاس:

کوئی نظیر پہلے سے موجود ہو۔ اس کو بطور نمونہ استعمال

میں رہتا تھا جو تقریباً تشبیہ کے زمرہ میں آ جائے۔ مثلاً ایسا معاملہ حلال اور حرام میں ہو اور یہ معاملہ اس سے ہوں ہوں بالکل نسبت رکھتا ہے۔

* زکوٰۃ کا معاملہ: ہندوستان میں ایک مسئلہ بنا کیونکہ زکوٰۃ میں گائے، اونٹ، بکری کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں بھینس سامنے آئی تو ان کو اب زکوٰۃ میں شامل کرنے کیلئے قیاس کر لیا گیا کہ یہ گائے کے مانند ملتا جلتا ہے تو اس وجہ سے اس پر زکوٰۃ اس طرح بھینس والی لاگو ہوگی۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی مثالیں ہیں جن پر اجتہاد کیا گیا۔

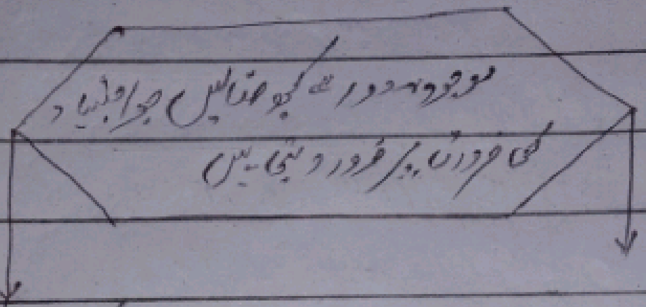

کیمرے سے تصویر لینا

عرب معاشرے کے اندر اس کی ضرورت نہیں تھی لیکن موجودہ دور میں یہ معمول ہے کہ تصویر کھینچے بغیر کوئی کام مکمل نہیں ہو سکتا تو اس وجہ سے کیمرے کے ذریعے تصویر پر علماء کا اجتہاد ہے کہ وقت کی ضرورت ہے۔

اذان - سپیکر پر

دوران اسپیکر فاصلے تک آواز کا اضافہ موجود ہے لیکن بعد میں اس کو رد کیا گیا کیونکہ ہر شخص آبادی کے بیچ میں نظر اذان سپیکر پر اذان دینا بروقت ضروری مان لیا گیا۔

سیاسی معاملات میں اجتہاد:

بحث کی طرح کیا ہوگی؟

اس لیے قرآن و حدیث دونوں کا فرض ہیں۔

قرآن کا سکوت اس غرض سے ہے تاکہ اس پر تمام ادوار میں ہر انسان، عصری ضرورت کو پیشِ نظر قانون سازی کر سکتا ہے۔ جو کہ خالص اجتہاد ہے۔

(ڈاکٹر حمید اللہ خان - اسلام کیا ہے؟)

اجتہاد کے اصول و شرائط:

قرآن و حدیث کے ایسے مجموعہ ہیں سے بڑا ماخذ ہے لہذا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ کوشش کی جائے کہ ہر عمل خالص اسلامی روح کے مطابق ہونا چاہیے۔

مسئلہ خالص شرعی اور وقت کی ضرورت ہو۔

ہر مسئلہ پر اجتہاد نہیں ہو سکتا کیونکہ اور یہ آج کے دور میں مسائل ہیں جن کو اسلام میں واضح کیا گیا ہے۔ جب تک خالص شرعی مسئلہ نہیں ہو گا تب تک اجتہاد نہیں ہو گا۔

اجتہاد دو اصولوں پر ہوتا ہے۔

- خالص علم و عقل کو زیرِ بحث لا کر کسی معاملے کا حل تک پہنچا جاتا ہے۔
- ماضی کی روایات کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔

فاسق مجتہدین میں شامل نہیں ہو سکتا۔

- حنفی فقہ میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہر حال میں با عمل کا مطالبہ کرتے ہیں
- شافعی اور مالکی ہیں کہ گنجائش دیں۔ ایک معاملہ پر جائز ہیں۔

با علم اور عہدِ حاضر کے مسائل سے بھی آگاہ ہو۔

کوئی بھی عام شخص مجتہد کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ایسا ممکن نہیں ہے۔

امام مالکؒ
امام ابو حنیفہؒ
امام جعفر صادقؒ
امام شافعیؒ
امام احمد بن حنبلؒ

اپنے دور کے بڑے مجتہد ہیں۔

(۱) تشریح فقہ میں مشورے طور پر استعمال ہوتے۔

مجتہدین کی تعداد

حضورؐ کے دور میں حضورؐ خود اجتہاد کرتے تھے مگر مشورہ کی حد تک بڑھ جاتا۔ جب تمام صحابہ سے مشورہ ہو جاتے تو حضورؐ نے مختلف صحابہ کو حکم دیا اور اجازت دی کہ اجتہاد کریں جن میں شامل ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ — حضرت عثمان بن عفانؓ — حضرت علیؓ

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ — حضرت ابی ابن کعبؓ — حضرت معاذ بن جبلؓ

باقی صحابہ شامل ہیں۔

حاصل بحث:

اجتہاد دین اسلام کو جمود سے بچانے کا اہم ذریعہ ہے۔ اور اسلام کسی طرح بھی اس وقت تک عہد حاضر کے مسائل کو اجتہاد کے بغیر حل نہیں کر سکتا۔ حضورؐ نے فرمایا علماء میری امت کے انبیاء ہیں۔ ہر دور میں مکمل طور پر اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ ہر دور کے لوگ اس کا اطلاق کر سکیں گے۔ تقلید کرنے میں ان کو فراموش نہیں کر سکتے۔ البتہ انفرادی تقلید غلط ہے۔ امام مالک امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف نے اپنے آپ کو بعد کا امام ان کی تقلید سے منع کیا اور ہر حال میں تحقیق کا علم دیا کہ ہمارا مذہب ... جس سے غلطی ہو سکتی ہے۔